پیغمبر انقلابؐ اخلاقِ حسنہ کا عظیم پیکر

مولانا عنایت اللہ شاہ ہاشمی

ہم اگر دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر دور میں کوئی نہ کوئی قوم کسی نہ کسی قوم کو شکست دینے اور صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلی ہوئی ہے اور اس شوق کو پورا کرنے کیلئے کسی بھی حربہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتی ہے۔ اپنے مقصد پانے کے لیے شہروں کو ملیامیٹ اور اُن کے باسیوں کو تہہ تیغ کردیا جاتا ہے۔ کھوپڑیوں کے مینار بنا کر اپنا رعب جما دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی اِن جابر فاتحین کے اس طرز کو وضاحت کے ساتھ ذکر کردیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''وہ (ملکہ سباء) کہنے لگی بادشاہ جب گھستے ہیں کسی بستی میں اُس کو خراب کردیتے ہیں اور کرڈالتے ہیں وہاں کے سرداروں کو بےعزت اور ایسا ہی کچھ کرینگے''۔ سورۃ نمل:34

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اس گھناؤنے شوق کو پورا کرنے کیلئے وہ سب کچھ کرڈالتا ہے جو ایک مہذّب معاشرے میں سنگین جرائم شمار کیے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنی تھذیب، نظریات اور افکار کو دیگر اقوام پر مسلط کردینے اور ان کے وسائل کو ہڑپ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، تاریخ ایسے ظالم و جابر حکمرانوں اور فاتحین کے سیاہ کارناموں سے بھری پڑی ہے جنھوں نے خنجر کی نوک پر اپنے مقاصد پورے کردیئے ہیں۔ آج کے دور میں امریکہ، یورپ، اسرائیل، بھارت اور ان کے حواری انسانی حقوق کے دعوؤں کی آڑ میں کونسے کارنامے سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔ افغانستان، عراق، فلسطین، کشمیر اور صومالیہ اس کے واضح ثبوت ہیں۔

لیکن تاریخ کے ان سیاہ و تاریک اوراق میں ایک روشن اور منوّر صفحہ ہمیں دعوتِ مطالعہ دے رہا ہے جو پیغمبرِ انقلاب، فاتح عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاکیزہ ذات اور ان کی خوبصورت اور نمونۂ عبرت زندگی کے متعلق ہے جو سروں کو فتح کرنے کیلئے نہیں قلوب کو فتح کرنے کیلئے مبعوث ہوا تھا۔ وہ جب باطل کے اندھیروں اور تاریکیوں کو مٹانے کیلئے دنیا کے افق پر طلوع ہوا تو غروب ہونے والی فطرت سے پاک تھا وہ دنیا میں اپنے کردار و سیرت کی روشنی بکھیرنے کیلئے پیدا ہوا تھا۔ جو ایک بار طلوع ہوا تو فرش سے عرش تک روشنی کا مینار رہا۔ اور ہر اندھیرے کو اجالے میں تبدیل کرکے رکھ دیا۔ وہ سیرت و کردار کی پاکیزگی اور حسن اخلاق کے اس بلند مقام پر جلوہ افروز تھے جس پر ملائکہ

بھی رشک کرتے تھے۔ عفت و پاکبازی، شرم وحیاء عدل و انصاف، اخوت و مساوات، امانت و دیانتداری، صداقت وصاف گوئی، عاجزی وانکساری، تحمل ونرم مزاجی، عفوودرگزر، فقرواستغناء، تقویٰ وخشیت الٰہی، جلال و جمال ،تبسم وتفکر، مبلّغ و معلّم، منتظم وسیاستدان، حکمران وشاہ سوار جیسے اوصاف وکمالات کا ایسا مجموعہ وپیکر تھے کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی انگشت بدندان رہ گئے۔ جس معاشرے میں آپ کی بعثت ہوئی ہر طرف اندھیروں میں گھرا ہوا تھا بت پرستی اور انانیت کے اس سیلاب کو آپ نے تن تنہا بند باندھنا شروع کیا۔ تاریخ کے اس بدترین معاشرے کا بچہ بچہ جوان جوان بوڑھا بوڑھا آپ کا دشمن تھا۔ ایسے شقی القلب بھی موجود تھے جو کہ ہر وقت اس تلاش میں سرگردان تھے کہ کب موقع ملے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کردیں۔ لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ ان شقی القلبوں نے آپ اور آپ کے مقدس مشن پر اپنا تن من دھن اس طرز سے قربان کردیا کہ اس قربانیوں کو رقم کرتے ہوئے قلم کار حیران رہ گیا۔ آخر وہ کونسا فارمولہ تھا جس نے شقی القلبوں کے قلوب کو فتح کیا وہ کونسی تلوار تھی جس نے تنگ نظری اور انانیت کے بت کو پاش پاش کردیا اور آپ کا مخالف معاشرہ بھی آپ کے اخلاق وکردار کی پاکیزگی کا معترف ہوگیا۔ وہ فارمولہ اور تلوار صرف حسن اخلاق تھی۔ آپ کے حسن اخلاق کی تعریف اگر آپ کی رفیقہ حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ان الفاظ میں کرتی ہیں کہ تو رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے، مہمانوں کی قدر کرتا ہے لوگوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اور مصائب و مشکلات سے حق کی تائید کرتا ہے تو قرآن کریم بھی ببانگ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔ گھر والوں، خادموں، رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں کے لیے یکساں مہربان ورحیم تھے۔ دوسروں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ صبر واستقامت کے پہاڑ تھے۔ لوگوں کے اخلاق وکردار کی درستگی پر توجہ دیتے تھے اور ان کیلئے فکر مند رہتے تھے۔ مویشیوں کو خود چارہ ڈالتے تھے گھر میں جھاڑو خود دیتے تھے۔ جانوروں سے دودھ خود دودھ لیتے تھے۔ خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور ان کے کاموں میں مدد دیتے تھے۔ ادنیٰ واعلیٰ، غلام وآقا، حبشی وترکی میں فرق نہ کرتے تھے۔ دعا وسلام میں پہل کرتے۔ درشت خو اور سخت نہ تھے۔ اس بلند اخلاقی کا نتیجہ تھا کہ ہرقل کے دربار میں اس کے پوچھنے پر ابوسفیان مشرک ہونے کے باوجود بے دھڑک پیغمبرِ انقلاب ﷺ کے حسن اخلاق، بلند کردار اور بہترین سیرت کی تعریف کررہا تھا۔ اخلاق کی سب سے بھاری اور دشوار صفت جو اکثر اوقات پارساؤں کے لیے بھی ناممکن ہوتی ہے وہ عفو، درگزر اور صبر و برداشت ہے اپنے دشمنوں پر قابو پاکر ان کو معاف کرنا یقیناً دل گردے والے انسان کا کام ہے اور یہ صفت پیغمبرِ انقلاب ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ بلکہ ایسا کرنے سے آپ ﷺ خوش ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی راہوں میں مشرکین نے کانٹے بچھادیئے، طعنے دیئے لیکن جب آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان کر کے تمام دشمنوں کو معاف کردیا اگرچہ آپ ﷺ اس وقت تمام دشمنوں سے انتقام لے سکتے تھے تو دشمن حیران رہ گئے۔ دنیا نے آج تک ایسا فاتح نہیں دیکھا ہے اور نہ دیکھے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا البتہ جو آدمی خدا کے حکم کو توڑ دیتا اس کو شریعت کے مطابق سزا دیتے۔ غورث بن الحارث شمشیر لے کر درخت کے نیچے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی خاطر آتا ہے پوچھتا ہے تجھے مجھ سے کون بچائے گا آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''میرا اللہ'' اس کے ہاتھ سے تلوار گر جاتی ہے آپ ﷺ تلوار اٹھا کر فرماتے ہیں اب تجھے کون بچائے گا: وہ اپنی موت کو سامنے دیکھ کر کانپ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ میں نے تجھے معاف کر دیا''۔

مکہ میں قحط پڑا ابو سفیان مشرک ہونے کے باوجود حاضر خدمت ہوا دعا کی درخواست کی آپ ﷺ نے دعا کی قحط ختم ہوا جبکہ ان ہی کی وجہ سے آپ ﷺ نے مکہ چھوڑا تھا۔ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ کو معاف کیا وہ مسلمان ہوا۔ عمیر کو جو قتل کے ارادے سے آیا تھا معاف کیا اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ زینب بنت حارث زہر دینے والی عورت کو معاف کر دیا جنگ احد میں دانت کو شہید اور چہرہ انور کو زخمی کرنے والوں کے لیے بددعا سے انکار کر دیا۔ طائف میں پتھر برسانے والوں کے لیے نیک دعائیں کی۔ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کو معاف کر دیا۔

ایک مرتبہ پیغمبر انقلاب ﷺ نے ایک بڑھیا کو اپنا بوجھ اٹھاتے دیکھا آپ ﷺ نے اس کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیا بڑھیا نے کہا اے نوجوان تیرے روشن چہرے سے تیرے بلند اخلاق کی مہک آتی ہے میری ایک نصیحت یاد رکھو، اس شہر مکہ میں ایک جادوگر محمد ﷺ نامی آیا ہے اس کے جال میں نہ پھنسنا اس سے دور رہنا وہ اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ گیا ہے ہمارے معبودوں کو باطل کہتا ہے آپ ﷺ اس کی یہ باتیں خوب شفقت اور دل لگی سے سن رہے ہیں مطلوبہ مقام پر پہنچ کر بڑھیا کو چھوڑ کر آپ ﷺ واپس ہوتے ہیں بوڑھیا پوچھتی ہے بیٹا تیرا نام کیا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں میرا نام محمد (ﷺ) ہے۔ میں وہی ہوں جس کا تو تذکرہ کر رہی تھی بڑھیا کے قدموں سے زمین نکل گئی کہتی ہے اگر آپ ﷺ کے یہ اخلاق ہیں تو مجھے کلمہ پڑھائیں میں مسلمان ہوتی ہوں۔

مکہ میں ایک مشرک عورت اپنے گھر میں کوڑا کرکٹ جمع کرتی تھی اور ٹوکری میں لے کر چھت پر انتظار کرتی تھی جب آپ ﷺ اس راستے سے گزرتے تھے تو وہ عورت آپ ﷺ پر گندگی اوپر سے ڈال دیتی تھی ایک دفعہ عورت نے یہ عمل نہ کیا آپ ﷺ پریشان ہو گئے پوچھنے پر پتہ چلا کہ عورت بیمار ہے آپ ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے عورت یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئی کہ میرے ہاتھوں کی گندگی سے آلودہ ہونے والا میری عیادت کیلئے آ گیا ہے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ ابو سفیان کا غلام سخت بیمار ہوا، آپ ﷺ عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اسے تسلی دی ایک یہودی لڑکا بیمار ہو گیا آپ ﷺ عیادت کو تشریف لے گئے وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک دفعہ ایک عورت راستے میں ٹھوکر کھا کر گر گئی قریشی مذاق اڑانے لگے آپ ﷺ نے اسے اٹھایا اور گھر

تک پہنچایا۔ایک غلام بیمار تھا اور آٹا پیس رہا تھا چکی چلاتے وقت درد اور تکلیف سے کراہ رہا تھا آپ ﷺ نے اسے آرام کرنے دیا اور اس کا ہمارا کام خود کر دیا جاتے وقت فرمایا آئندہ اگر تمہیں آٹا پیسنے کی ضرورت ہو تو مجھے بلانا۔

ایک بوڑھا غلام پانی کا مشکیزہ لا رہا تھا اور تکلیف سے کراہ رہا تھا آپ ﷺ نے اس کا کام خود کر دیا اور اسے کہا کہ کام کے وقت مجھے بلا لیا کرو۔ پیغمبر انقلاب ﷺ نے ایک مرتبہ ایک بیوہ عورت کا سامان اٹھایا تھا ابوسفیان غصہ ہو کر کہنے لگا تم نے حقیر لوگوں کی خدمت شروع کر دی اس سے اپنی قوم قریش کو بدنام کر رہے ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہاشم کا پوتا ہوں جو امیروں اور غریبوں کا یکساں خدمت گار تھا''

دور دور سے لوگ آ کر اور مسلمان ہو کر آپ کے زیر سایہ رہتے تھے صرف اس لیے کہ آپ ﷺ کی محبت وشفقت، پیار والفت ہی کی بدولت وہ اپنے والدین، عزیز واقارب اور رشتہ داروں کو بھلا کر آپ ﷺ ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ کر آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت زید بچپن سے آپ ﷺ کے ساتھ رہ رہے تھے اس کے والد اور دیگر رشتہ دار آ کر اس کو ساتھ چلنے پر اصرار کر رہے تھے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ساتھ چلنے سے صاف انکار کر دیا اور اپنے علاقے گھر اور رشتہ داروں سے بہت دور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی۔

یہ پیغمبر انقلاب ﷺ کی بلند اخلاقی کی کتنی واضح مثالیں ہیں۔

حضرت بلالؓ، حضرت صہیبؓ، اور حضرت سلمان فارسیؓ رضی اللہ عنہم کہاں سے مسافر ہو کر آستانہ نبوت سے چمٹ گئے۔ حضرت انسؓ دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہے فرماتے ہیں میں دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے آپ ﷺ کی زبان سے اف کا کلمہ تک نہیں سنا۔ انہوں نے مجھے کسی معاملے میں کیوں کا لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے اپنے مشہور زمانہ کتاب ''رہبر و رہنما'' کے صفحہ 326 پر پیغمبر انقلاب ﷺ کے اخلاق وسیرت کے بارے غیر مسلموں کے تاثرات قلمبند کیئے ہیں۔

ان میں سے صرف تین غیر مسلموں کے تاثرات موضوع کی مناسبت سے یہاں نقل کرتا ہوں۔

۱۔ فرانسیسی مؤرخ پروفیسر سیڈیو اپنی کتاب میں پیغمبر انقلاب ﷺ کے اخلاق اور سیرت کے بارے میں لکھتے ہیں

''آپ ﷺ ملنسار اور اکثر خاموش رہتے تھے آپ ﷺ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے اور بے ہودہ گوئی سے اجتناب کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نہایت منصف مزاج اور مسکینوں کے لیے رحمت تھے''۔

۲۔ قرآن کے انگریزی ترجمان اور مفسر مار مائیوک پکتھال لکھتے ہیں۔

''عرب پر حکمران ہو جانے کے بعد بھی آپ ﷺ اپنے پیرو کاروں سے برادرانہ انداز سے ملتے رہے آپ ﷺ کو نقیبوں اور پہریداروں کی ضرورت نہ تھی اپنے لوگوں میں سادگی اور آزادی کے ساتھ

آپ ﷺ گھومتے پھرتے"۔

۳۔ جرمن مستشرق اور مؤرخ ڈاکٹر گستاف دائل لکھتے ہیں:

"محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قوم میں روشن مثال تھے۔آپ ﷺ کا کردار پاک اور بے داغ تھا۔لباس اور غذا میں انوکھی سادگی تھی۔مزاج میں اس قدر ظرافت اور بے تکلفی تھی کہ اپنے ساتھیوں سے کوئی خاص تعظیم وتکریم قبول نہیں فرماتے تھے اور اپنے غلام سے کوئی خدمت نہیں لیتے تھے۔آپ ﷺ بازاروں میں سودا خود خریدتے اور گھر میں اپنے کپڑوں پر پیوند بھی لگاتے تھے"۔

ان تاثرات کے بعد سوچنا چاہیئے کہ غیر مسلم تو ہمارے پیغمبر انقلاب ﷺ سے متاثر ہو رہے ہیں لیکن ہم پر آپ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کا کیا اثر ہوا۔آپ ﷺ کے اخلاق کو اپنا کر عرب کے بدوؤں نے تمام عالم پر اپنی دھاک بٹھائی۔تمام دنیا پر حکمرانی کی۔محبت و پیار پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا ایک دوسرے کے گلے کاٹنے والے آپس میں مہربان و رحیم ہوگئے۔مشرق میں تکلیف زدہ مسلمان کیلئے مغرب کے مسلمان پریشان ہوگئے محبت و پیار کے چشمے پھوٹ گئے ایک دوسرے کے لیے الفت وایثار کی داستانیں رقم کی گئیں۔لیکن آج مسلمان جگہ جگہ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف سے مسلمان بے خبر ہے معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے صرف اپنے پیٹ بھرنے کا بھوت سوار ہے دنیاوی عیش وعشرت کی وجہ سے لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے انانیت وخود پسندی اور غرور وتکبر کا نشہ چڑھا ہوا ہے نفرت و بے اتفاقی نے اپنے خونی پنجے گاڑ دیئے ہیں، پڑوسی اپنے پڑوسی سے تنگ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا شکوہ کر رہا ہے روزانہ اخبارات میں مسلمانوں کی آپس میں خونریزی کی خبریں لگی ہوتی ہیں۔ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہم نے اپنے پیارے پیغمبر انقلاب ﷺ کے اخلاق اور طرز زندگی بھلا کر مغربی اخلاق وطرز زندگی اپنایا ہے۔اگر آپ ہم اپنے پیغمبر انقلاب ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کو اپنائیں تو یقیناً ایک بہترین معاشرہ تشکیل پائے گا اور مسلمان پھر ایک ہی خاندان کی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قوت بن کر سامنے آئے گا۔پھر مسلمانوں کے اندر نہ تفرقہ پڑے گا اور نہ غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کو بری نگاہ سے دیکھنے کی جسارت کریں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر انقلاب ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائیں آمین۔

............☆☆☆............